<u>پاکستان میں کورونا وائرس وباء کے دوران خواتین کی صحت</u>

پاکستان میں خواتین کو کورونا وائرس وبائی مرض کے بارے میں کم آگاہی کی وجہ سے خطرات

اقوام متحدہ **(UN) کی خواتین کے اعداد و شمار** کے مطابق ، پاکستان اور بنگلہ دیش میں خواتین کو مرد حضرات کے مقابلے میں کورونا وائرس کے بارے میں معلومات تک کم رسائی حاصل ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں مثلاً، انٹرنیٹ تک محدود رسائی ، موبائل فون کا نا ہونا، اور مردوں کی نسبت خواتین کا کم تعلیم یافتہ ہونا۔ <u>2018 گلوبل ڈیجیٹل رپورٹ</u> کے مطابق ، پاکستان میں خواتین کے پاس مردوں کے مقابلے موبائل فون رکھنے یا انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرنے کے چانس 37٪ کم ہیں۔

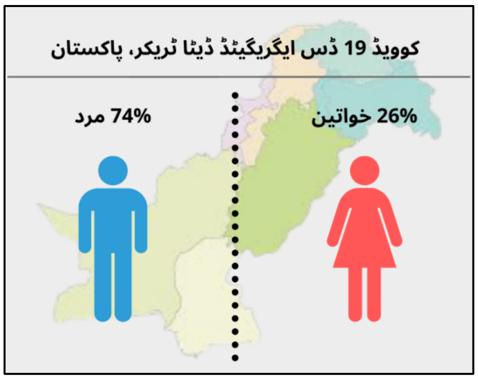

کوویڈ 19 کے بارے میں ضروری معلومات تک محدود رسائی ، نہ صرف خواتین ، بلکہ انکے خاندان کیلئے بھی خطرے کا باعث ہے۔ ان وجوہات کے باعث خواتین کو صحت ، مالی یا پھر گھریلو تشدد جیسے معاملات کو رپورٹ کرنے کے لئے ہیلپ لائنز اور آن لائن پلیٹ فارم تک رسائی بہت ہی محدود ہے۔ گھر کو چلانے میں خواتین کا ایک نمایاں کردار ہے اور اس کے ساتھ سب کی صحت کی حفاظت کو یقینی بنانے میں بھی خواتین ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں ، لہٰذا کرونا وائرس سے بچاؤ اور احتیاطی تدابیر کے بارے میں معلومات تک خواتین کی رسائی ہونا بہت ضروری ہے۔

<u>پاکستان میں ڈس ایگریگیٹڈ کوویڈ 19 ڈیٹا ٹریکر</u> کے مطابق ، پاکستان میں کرونا وائرس کے تصدیق شدہ کیسز میں سے 74 فیصد کیسز مرد حضرات کے جبکہ 26 فیصد خواتین کے رپورٹ (18 اگست ، 2020 ء تک) ہوئے ہیں۔ پاکستان اور انٹرنیشنل سطح پر مرد اور خواتین کے کیسز کی <u>تعداد میں ایک واضح فرق ہے</u> ،جس میں خواتین کے مابین مرد حضرات کے کیسز میں فرق کی شرح زیادہ ہے۔

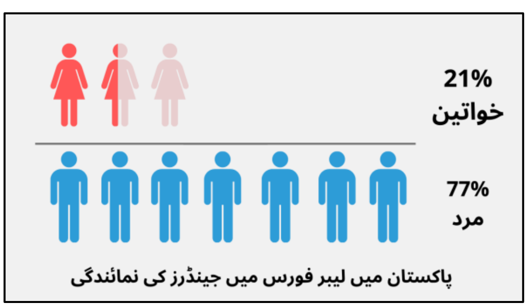

پاکستان میں اس صورتحال کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ <u>لیبر سیکٹر میں خواتین کی نسبت مرد حضرات کی زیادہ نمائندگی</u> ہے۔ (لیبر سیکٹر میں خواتین کے کام کرنے کی شرح 21 فیصد جبکہ مرد حضرات کی 77 فیصد ہے)، عوامی اجتماعات میں زیادہ نمائندگی اور خواتین کے مقابلے سو سائٹی میں زیادہ لوگوں سے میل جول۔

یورپیئن یونئین کے مالی تعاون سے
accountabilitylab PAKISTAN
The Asia Foundation

اس اشاعتی مواد کو یورپئین یونئین کے مالی تعاون سے ممکن بنایا گیا ہے۔ تاہم، اس کے مندرجات کی ذمہ داری مکمل طور پر اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان کے سر ہے، اور ضروری نہیں کہ یورپیئن یونئین اس میں پیش کئے گئے خیالات سے متفق ہو۔

لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ خواتین کا باہر نا نکلنا اور گھر میں ہی رہنا ان کے کم (کورونا وائرس) کیسز پورٹ ہونے کی ایک وجہ ہے ، تاہم اس کی ایک یہ وضاحت بھی ہو سکتی ہے کہ خواتین کے مردوں کی نسبت بہت کم ٹیسٹ کیے جا رہے ہیں۔

خواتین زیادہ گھر سے باہر نہیں نکلتیں، لیکن اس بات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ پاکستان میں بہت سے شہروں میں مرد حضرات اپنے کنبے کے ساتھ چھوٹے گھروں میں رہتے ہیں جہاں وینٹیلیشن کا اچھا نظام نہیں ہوتا اور عام طور پر ایک گھر میں سات افراد رہتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گھر کے اندر رہتے ہوئے بھی وائرس کے پھیلنے کا خطرہ بہت ہو سکتا ہے۔

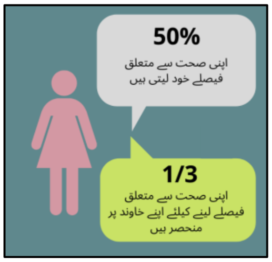

ورلڈ بینک جینڈر اِنڈیکیٹرز کے مطابق صرف 50 فیصد خواتین اپنی صحت اور اس سے متعلق معاملات کی دیکھ بھال خود کرتی ہیں اور تقریباً ایک تہائی خواتین اپنی صحت اور دیگر معاملات میں کوئی فیصلہ لینے کیلئے اپنے خاوند پر منحصر ہیں۔

پاکستان میں ٹیسٹنگ لیول: کیا مردوں میں (وائرس سے) زیادہ متاثر ہونے کا امکان ہے؟

پاکستان میں ٹیسٹنگ لیول میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے ریکارڈ کیے جانے والے مثبت کیسز کی تعداد میں کافی واضع اضافہ ہوا ہے۔ مناسب ٹیسٹنگ کے لئے پاکستان عالمی ادارہ صحت کی حد میں آگیا (ایک خطے میں تصدیق شدہ کیس میں 10 سے 30 کے درمیان بتائے گئے)۔ پاکستان میں اب تک کیے گئے کل ٹیسٹ (3 نومبر تک) 4،514،827 ہیں جن میں 336،260 تصدیق شدہ کیسز ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق ، کورونا وائرس وباء کی وجہ سے پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخواہ میں خواتین کی نسبت مردوں کی زیادہ اموات ہوئیں۔ ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کورونا وائرس کے باعث صوبے میں (14 جولائی ، 2020 تک) 798 مرد اور 289 خواتین کی موت واقع ہوئی ، جس میں مرد حضرات کی اموات کی شرح 72 فیصد جبکہ خواتین کی اموات کی شرح 28 فیصد ہے۔

عورتوں کے مقابلے مردوں کو انفیکشن کا زیادہ خطرہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خواتین میں قدرتی طور پر مردوں کے مقابلے زیادہ بہتر مدافعتی نظام ہوتا ہے۔ خواتین میں بہتر مدافعتی نظام کی ممکنہ وجہ یہ ہے کہ ان کے جسم میں پیتھوجنز سے لڑنے کی صلاحیت ہوتی ہے جو کہ (پیتھوجنز) ان کے پیدہ ہونے والے بچوں کے لئے خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔

یورپئین یونئین کے معالی تعاون سے

The Asia Foundation

اس اشاعتی مواد کو یورپئین یونئین کے مالی تعاون سے ممکن بنایا گیا ہے۔ تاہم، اس کے مندرجات کی ذمہ داری مکمل طور پر اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان کے سر ہے، اور ضروری نہیں کہ یورپیئن یونئین اس میں پیش کئے گئے خیالات سے متفق ہو۔

ایک متعدی بیماری کے ماہر اور عالمی متعدی امراض اور وبائی امراض نیٹ ورک کے شریک بانی ڈاکٹر اسٹیفن برجر کے مطابق ، کوویڈ 19 سے مردوں کو خواتین کے مقابلے زیادہ انفیکشن ہونے کی کچھ بنیادی وجوہات میں سے "دل کی بیماری" جیسی وجہ بھی ہو سکتی ہے ، جو کہ عمر رسیدہ عورتوں کی نسبت عمر رسیدہ مردوں میں زیادہ عام ہے۔ تاہم ، یہ وجوہات اب بھی پاکستان میں مرد اور خواتین کے مابین کیسز کی تعداد میں فرق کو واضح طور پر بیان نہیں کرتیں۔

کورونا وائرس کے دوران پاکستانی خواتین کو گھریلو تشدد کا سامنا

وبائی مرض کی وجہ سے خواتین کے لئے بہت سارے چیلینجز پیدا ہوئے ہیں ، جیسے کے گھریلو کاموں میں اضافہ اور اس وجہ سے بہت سی خواتین اپنا خیال نہیں رکھ پارہی۔ پاکستان میں خواتین ، خاص طور پر اِنفارمل شعبوں میں کام کرنے والی خواتین کے ساتھ گھریلو تشدد کے واقعات میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ پاکستان کے مشرقی صوبہ پنجاب میں لاک ڈاؤن کے دوران سرکاری عہدیداروں نے گھریلو تشدد کے واقعات میں 25٪ اضافے کی اطلاع دی ہے۔

کورونا وائرس کی وجہ سے پاکستان میں صنفی عدم مساوات کو مزید فروغ ملا ہے ، اس وجہ سے معاشی و معاشرتی وسائل پر بھی گہرا اثر پڑا ہے ، جس کے حصول کے لئے خواتین نے سخت جدوجہد کی تھی۔ ایک چوتھائی سے زیادہ پاکستانی خواتین کو مختلف شعبوں میں ملازمت سے معطل کردیا گیا ہے۔ فیلڈ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ حاملہ خواتین پریشانی کا شکار ہیں کیونکہ ان کو قبل از پیدائش مدد فراہم کرنے والے کمیونیٹی ہیلتھ ورکرز تک رسائی حاصل نہیں ہے۔

کچھ خواتین ایسی مانع حمل ادراک بھی نہیں حاصل کرسکتی ہیں جو کہ خاندانی منصوبہ بندی اور صحت کے لئے ضروری ہے۔ خواتین اور دیگر پسماندہ گروہوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے قرنطینہ ، آئسولیشن وارڈ اور دیگر موجودہ صحت کی سہولیات اتنی اچھی نہیں ہیں۔ ان سہولیات میں بنیادی سینیٹیشن پراڈکٹس کی کمی اور بیت الخلا سے متعلقہ مسائل کی اطلاع ملی ہے۔

خواتین کو ان مسائل سے کیسے بچایا جا سکتا ہے

پاکستان میں پہلے ہی بڑے پیمانے پر گھریلو تشدد کی روک تھام کیلئے جدوجہد کی جا رہی ہے ، جس میں کورونا وائرس وبائی مرض کی وجہ سے مزید اضافہ ہوا ہے۔ گھریلو تشدد سے وابستہ مسائل کے سلسلے میں عہدیداروں اور پولیس کی طرف سے غیر ذمہ دارانہ رویے کی وجہ سے خواتین گھریلو تشدد کے کیسز کو رپورٹ کرانے سے اجتناب کرتی ہیں۔

یورپیئن یونئین کے معالی تعاون سے

The Asia Foundation

اس اشاعتی مواد کو یورپئین یونئین کے مالی تعاون سے ممکن بنایا گیا ہے۔ تاہم، اس کے مندرجات کی ذمہ داری مکمل طور پر اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان کے سر ہے، اور ضروری نہیں کہ یورپیئن یونئین اس میں پیش کئے گئے خیالات سے متفق ہو۔

ان مسائل کے پیش نظر جو کہ وبائی مرض کے آغاز کے فوراً بعد سے شروع ہوئے، یونائٹڈ نیشن کے دفتر برائے منشیات اور جرائم نے حکومت پنجاب کے ساتھ مل کر ایکشن پلان بنانے کے لئے فوری مطالبہ کیا۔ عالمی سطح پر خواتین پر بڑھتے ہوئے تشدد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ، یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہر حکومت اس وباء کے دوران خواتین کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرے۔

حکومت پاکستان کی ایک اہم کوشش کوویڈ 19 کیسز پر صنفی امتیازی اعداد و شمار کی اشاعت ہے۔ کورونا وائرس وبائی مرض کے دوران خواتین کو نمائندگی دلانے میں یہ ایک اہم قدم ہے۔

مزید برآں ، حکومت پاکستان ، صوبائی محکمہ صحت اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) یو این ایف پی اے کے اشتراک سے صنف پر مبنی تشدد کی شکار خواتین کو خدمات فراہم کرنے کے لئے وسائل تیار کر رہی ہیں۔ یو این ایف پی اے (UNFPA) کے تعاون سے صحت کے نظام پر کوویڈ 19 کا معاشرتی اور معاشی اثرات کا سروے شامل ہے جس میں خاندانی منصوبہ بندی اور ریپروڈکٹِو صحت کی خدمات پر توجہ دی جارہی ہے۔

خواتین کو گھریلو تشدد جیسے بحران سے بچانے کیلئے کوویڈ 19 رسپانس سٹریٹجی پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں مردوں کے زیادہ کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں وہاں خواتین کی رینڈم ٹیسٹنگ کی جانی چاہئیے۔ اس کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ٹیسٹنگ کی قیمت کم ہو اور کسی ٹیسٹنگ صنفی امتیاز کے بغیر کی جائے۔

گھروں میں اور کمیونٹی میں معاشرتی فاصلے کو برقرار رکھنے کے لئے حل تلاش کرنا ضروری ہے، تاکہ خواتین میں انفیکشن کی شرح کو کم کیا جاسکے۔ ضلعی سطح پر جینڈر کے لحاظ سے الگ الگ (مرد اور عورت) ڈیٹا کو عوامی طور پر فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ تا کہ سرکاری اور نجی شعبوں کو اس معلومات سے حل تلاش کرنے میں مدد ملے۔

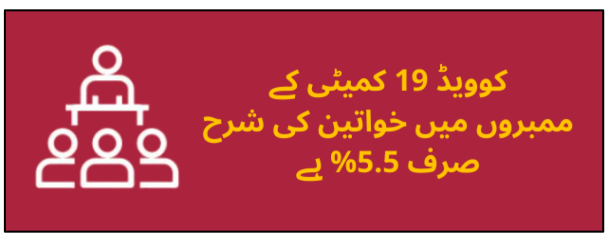

کوویڈ 19 کمیٹی کے ممبروں میں خواتین کی شرح صرف 5.5% ہے ، خواتین کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ وہ ان مسائل کے بارے میں بہتر فیصلہ کر سکیں۔

جب ہم صحت ، خوراک کی فراہمی، آمدنی میں کمی ، اکنومِک ایمپاورمینٹ، غربت ، بچوں کی صحت ، گھریلو تشدد ، ترسیلات زر یا بے گھر ہونے جیسے موضوعات پر کوویڈ 19 کے اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ خواتین اور دوسرے پسماندہ گروہوں کو ان میں شامل کیا جائے اور ان کی نمائندگی کی جائے۔

یورپئین یونئین کے معالی تعاون سے

اس اشاعتی مواد کو یورپئین یونئین کے مالی تعاون سے ممکن بنایا گیا ہے۔ تاہم، اس کے مندرجات کی ذمہ داری مکمل طور پر اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان کے سر ہے، اور ضروری نہیں کہ یورپئین یونئین اس میں پیش کئے گئے خیالات سے متفق ہو۔

کوویڈ 19 پر تحقیق اور رسپانس فریم ورک کو ڈیزائن کرنے کی ضرورت ہے تا کہ جینڈر ڈس ایگریگیٹڈ دیٹا اکٹھا کیا جا سکے اور خواتین کو پیش آنے والے مسائل اور پریشانیوں کو سمجھا اور حل کیا جا سکے۔

یورپیئین یونئین کے معالی تعاون سے

accountabilitylab PAKISTAN

The Asia Foundation

اس اشاعتی مواد کو یورپئین یونئین کے مالی تعاون سے ممکن بنایا گیا ہے۔ تاہم، اس کے مندرجات کی ذمہ داری مکمل طور پر اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان کے سر ہے، اور ضروری نہیں کہ یورپیئین یونئین اس میں پیش کئے گئے خیالات سے متفق ہو۔